بیٹھ جاتا ہے اور قدرے توقف کر کے دوسرے سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے پیچھے اہلحدیث کی نماز ہو جائے گی اگرچہ یہ امام بجز تحمید کے قومہ اور جلسہ بین السجدتین کی دعا نہ پڑھے۔ اور نہ اس کی اس قدر عجلت کی وجہ سے اہلحدیث مقتدی کو پڑھنے کا موقع ملے۔ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا اور سجدہ کیلئے جھکنے سے پہلے اطمینان اور قدرے توقف کرنا اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا اور اطمینان اور کچھ توقف کرنا فرض ہے بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہو سکتی اور ان دونوں مقاموں میں دعا و ذکر ضروری نہیں بلکہ سنت ہے لیکن تعجب ہے ان لوگوں پر جو اپنے تئیں اہل سنت والجماعت کہلوانے کے باوجود ان صحیح حدیثوں پر عمل نہیں کرتے جن میں قومہ اور جلسہ بین السجدتین کا رکوع و سجدہ کے قریب ہونا اور ان دونوں مقاموں میں دعا و ذکر مخصوص مروی اور مذکور ہے۔ (بخاری و مسلم عن انس و براء بن عازب۔ ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ عن ابن عباس۔ احمد عن ابی ہریرۃ۔ ترمذی ابوداؤد نسائی عن رفاعۃ الزرقی۔ بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ۔ مسلم نسائی عن ابن عباس مسلم ترمذی ابوداؤد نسائی ابن حبان دارقطنی عن علی) اور ان حدیثوں کی دعاؤں کو بلا دلیل نفل نماز کے ساتھ مخصوص کر کے فرائض میں قصداً دیدہ دانستہ اس سنت ثابتہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ لکنہ لیس باول قارورۃ کسرت فلا عجب فانہ قد سول لھم قرینھم ردالسنن الصحیحۃ الثابتۃ حتی صار ذلک عادتھم فلا یبالون بما یفعلون باحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر یہ دیوبندی امام قومہ میں سیدھا کھڑا ہوئے اور کچھ توقف کئے ہوئے بغیر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور پہلے سجدہ کے بعد سیدھا بیٹھنے اور قدرے توقف کرنے کے بغیر دوسرے سجدہ میں چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں

(۲) کسی مرفوع روایت یا صحابی کے قول و فعل سے نماز جنازہ سے سلام پھیر کر میت کیلئے دعا کرنی ثابت نہیں اسلئے یہ بلاشبہ بدعت ہے۔

(۳) قاعدہ کی رو سے "وھابی" اسکو کہنا چاہیئے جو مجدد ملت شیخ الاسلام حضرت محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۱۵ھ ۱۷۰۳ء ۱۲۰۶ھ ۱۷۹۲ء) کا مقلد اور پیرو ہو، جیسے چاروں اماموں کے مقلدین اور پیروؤں کو مالکی شافعی حنبلی حنفی کہا جاتا ہے لیکن نجد کے اس مجدد اور امام علمبردار توحید کی مبارک تحریک کے مخالفین نے سیاسی اغراض و مقاصد کی بنا پر دنیا کے سامنے اپنی غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں کے ذریعہ اس تحریک "وہابیت" اور "وہابی" کو نہایت بھیانک اور خوفناک صورت میں پیش کیا تاکہ دنیائے اسلام اس تحریک اور اس کے بانی اور حامیوں کی مخالف ہو جائے چنانچہ وہ اپنے ناپاک مقصد میں کسی قدر کامیاب بھی ہو گئے۔

ہندوستان میں ایک زمانہ میں "وہابیت" نام تھا حضرت سید احمد شہیدؒ (۱۲۰۱ھ ۱۷۸۶ء ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۱ء) اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کی تحریک تجدید و امامت کا اور "وہابی" نام تھا اس مجاہدانہ تحریک کے بانیوں اور حامیوں کا